تفسیر مظہری

تالیف

حضرت علامہ قاضی محمد ثناء اللہ عثمانی مجددی پانی پتی

تشریحی ترجمہ مع ضروری اضافات

مولانا سید عبد الدائم الجلالی

دار الاشاعت

تفسیر مظہری

جلد سوم

بقیہ سورۂ نساء سے سورۂ مائدہ
پارہ ۵ تا پارہ ۶

تالیف
حضرت علامہ قاضی محمد ثناء اللہ عثمانی مجددی پانی پتیؒ
تشریحی ترجمہ مع ضروری اضافات
مولانا سید عبد الدائم الجلالی
رفیق ندوۃ المصنفین

ناشر
دار الاشاعت
اردو بازار کراچی ۱ —— فون ۲۱۳۷۶۸

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی دارالاشاعت کراچی
طباعت : ۱۹۹۹ء شکیل پریس کراچی۔
ضخامت : صفحات در ۶ جلد

کو قتل کیا۔ اور نصاریٰ کا ایک گروہ قائل تھا کہ ہم نے قتل کیا اور نصاریٰ ہی کا ایک گروہ کہتا تھا نہ یہودیوں نے قتل کیا نہ عیسائیوں نے بلکہ اللہ نے ان کو آسمان کی طرف اٹھا لیا ہماری نظروں کے سامنے ایسا ہوا تھا۔

یہ بھی کہا گیا ہے کہ اللہ نے طیطانوس کی صرف شکل عیسیٰؑ کی صورت کی طرح کردی تھی باقی جسمانی حالت اس کی اصلی تھی اس لئے کچھ لوگ کہنے لگے ہم نے عیسیٰؑ کو قتل کردیا صورت اسی کی تھی دوسرے لوگوں نے کہا نہیں قتل نہیں کیا جسم عیسیٰ کا نہ تھا۔ سدی کا قول ہے اختلاف کی صورت یہ تھی کہ ان لوگوں نے کہا اگر یہ عیسیٰؑ ہے تو ہمارا آدمی کہاں گیا اور یہ ہمارا آدمی ہے تو عیسیٰ کہاں گیا۔

بعض علماء کا قول ہے کہ فیہ کی ضمیر عیسیٰ کی طرف راجع ہے مطلب یہ ہے کہ عیسیٰؑ کے معاملہ میں لوگوں نے اختلاف کیا کسی نے کہا عیسیٰ جھوٹا تھا ہم نے اس کو قتل کردیا اور ٹھیک کیا کچھ لوگوں کو تردد ہوا (کہ معلوم نہیں عیسیٰ جھوٹا تھا یا سچا اور ہم نے قتل صحیح کیا یا غلط) بعض لوگوں نے حضرت عیسیٰؑ سے سن لیا تھا کہ اللہ مجھے آسمان پر اٹھا لے گا انہوں نے کہا کہ عیسیٰ کو آسمان کی طرف اٹھا لیا گیا۔

مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ سوائے تخمین پر چلنے کے ان کے پاس (عیسیٰ کے قتل وعدم قتل کا) کوئی یقینی علم نہیں (یا یوں ترجمہ کیا جائے کہ عیسیٰؑ کے قتل کی ان کے پاس کوئی دلیل نہیں۔

وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۙ اور یقینی امر ہے کہ عیسیٰؑ کو انہوں نے قتل نہیں کیا۔ یا یہ مطلب ہے کہ ان کا خود بھی خیال ہے کہ عیسیٰؑ کو قتل کردینا یقینی امر نہیں۔ فراء نے یہ مطلب بیان کیا کہ جس کو انہوں نے قتل کیا اس کے عیسیٰؑ ہونے کا ان کو یقین نہیں۔

بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ۭ بلکہ اللہ نے ان کو اپنی طرف اٹھا لیا اس جملہ میں عیسیٰؑ کے قتل کی تردید اور آپ کے اٹھائے جانے کا اثبات ہے۔

وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا اور اللہ ہے زبردست۔ یہودیوں کو سزا دینے پر قادر۔ اسکو اس ارادہ سے کوئی نہیں روک سکتا۔

حَكِيْمًا ﴿۱۵۸﴾ حکمت والا۔ کہ یہودیوں پر لعنت وغضب نازل فرمایا اور صطیونس بن استیانوس کو ان پر مسلط کیا جس نے ان کی قوم کا عظیم الشان قتل کیا یا حکیم ہونے سے یہ مراد ہے کہ اللہ نے حضرت عیسیٰؑ کے معاملہ میں جو تدبیر کی وہ پر حکمت تھی۔

وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ اور کوئی بھی اہل کتاب میں سے ایسا شخص نہیں کہ اپنے مرنے سے پہلے (عذاب کے فرشتوں کو دیکھ کر) عیسیٰ پر ایمان نہ لے آئے یا محمد ﷺ پر ایمان نہ لے آئے یا اللہ کو نہ مان لے نتیجہ مطلب ایک ہی ہے کیونکہ تمام پیغمبروں پر ایمان لائے بغیر اللہ کو ماننا قابل اعتبار نہیں اور رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانے کے لئے عیسیٰؑ کو ماننا اور عیسیٰؑ پر ایمان رکھنے کے لئے رسول اللہ ﷺ کو ماننا لازم ہے۔ اول تفسیری قول اکثر اہل تفسیر اور جمہور علماء کا ہے دوسرا قول عکرمہ کا مروی ہے۔

قَبْلَ مَوْتِهٖ کی ضمیر اہل کتاب کی طرف راجع ہے۔ علیؓ بن ابی طلحہؓ کی روایت میں حضرت ابن عباسؓ کا یہی قول آیا ہے یعنی ہر کتابی اپنے مرنے سے پہلے ایمان لے آتا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس سے دریافت کیا گیا۔ بتایئے اگر کوئی کتابی چھت کے اوپر سے گر جائے (تو کیا اس وقت بھی رسالت عیسیٰؑ کا اقرار کرے گا) فرمایا ہاں ہوا میں (یعنی زمین پر گرنے سے پہلے) عیسیٰؑ کا کلمہ پڑھ لے گا۔ دریافت کیا گیا اگر اس کی گردن ماری جارہی ہو تو کیا کرے گا فرمایا لڑکھڑاتی زبان سے بولے گا۔

خلاصہ یہ کہ ہر کتابی مرتے وقت اللہ کی توحید اور محمد ﷺ اور عیسیٰؑ کی عبدیت ورسالت پر ایمان ضرور لائے گا۔

بعض علماء نے کہا ہے کہ ہر کتابی کسی نہ کسی وقت ضرور ایمان لاتا ہے اور زندگی میں نہ لائے تو مرتے وقت عذاب کو

دیکھ کر اقرار ایمان کرتا ہے۔ میں کہتا ہوں شاید اس کلام کا یہ مطلب ہے کہ ہر کتابی (یہودی) حضرت موسیٰؑ اور توراۃ کو تو مانتا ہی ہے اور یہ دونوں حضرت عیسیٰؑ اور انجیل اور داؤدؑ و زبور اور محمد ﷺ اور قرآن کی صداقت کے شاہد ہیں کفر کا مظاہرہ محض عناد اور تعصب سے کرتا ہے ورنہ دل میں تو انصاف کرتا اور اعتقاد رکھتا ہی ہے کہ محمد ﷺ برحق ہیں آپ کی صداقت کی شہادت حضرت موسیٰؑ اور توراۃ نے پہلے ہی دے دی ہے اگر زندگی میں اس کو اس بات کا تصور نہیں ہوتا تو آخر کار مرنے کے وقت عذاب کے فرشتوں کو دیکھ کر تو اس کو یقین ہو ہی جاتا ہے کہ محمد ﷺ جو کچھ فرماتے تھے وہ سچ تھا بہر حال آیت میں گویا وعید عذاب اور جلد از جلد ایمان لانے کی ترغیب ہے تاکہ مرنے کے وقت غیر اختیاری ایمان نہ لانا پڑے کیونکہ اس وقت اضطراری ایمان قبول نہ ہوگا۔

بعض علماء نے لکھا ہے کہ بہٖ اور موتہٖ دونوں ضمیریں عیسیٰؑ کی طرف راجع ہیں (یعنی ہر کتابی حضرت عیسیٰؑ کی موت سے پہلے ان پر ایمان لے آئے گا) مطلب یہ کہ جب حضرت عیسیٰؑ آسمان سے اتریں گے تو تمام اہل مذاہب آپ پر ایمان لے آئیں گے کسی مذہب والا بغیر ایمان لائے نہیں رہے گا۔ سب کی ملت ایک ہی ہو جائے گی یعنی سب ملت اسلامیہ پر ہو جائیں گے آیت کی یہ تفسیر حضرت ابوہریرہؓ کی روایت میں آئی ہے صحیحین میں بخاری و مسلم نے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے عنقریب ابن مریمؑ حاکم منصف ہو کر تم میں اتریں گے صلیب کو توڑیں گے خنزیر کو قتل کریں گے جزیہ ساقط کر دیں گے مال بہائیں گے کہ مال کو قبول کرنے والا کوئی نہ ہوگا یہاں تک کہ اس وقت ایک سجدہ دنیا اور دنیا کی ہر چیز سے بہتر ہوگا۔ حضرت ابوہریرہؓ نے یہ حدیث بیان کرنے کے بعد فرمایا اگر تم (اس کا ثبوت) چاہتے ہو تو پڑھو وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ یعنی عیسیٰ بن مریم کے مرنے سے پہلے (ہر کتابی ایمان لے آئے گا) ایک روایت میں آیا ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ کی ایک مرفوع روایت میں آیا ہے کہ عیسیٰؑ کے زمانہ میں سوائے اسلام کے تمام مذاہب ہلاک ہو جائیں گے (نابود ہو جائیں گے) ابن جریر اور حاکم نے حضرت ابن عباسؓ کا قول موقوفاً نقل کیا ہے اور حاکم نے اس کو صحیح بھی کہا ہے کہ اہل کتاب میں سے کوئی بھی بغیر ایمان لائے نہیں رہے گا۔

میں کہتا ہوں کہ قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰؑ کا اترنا اور آپ کے زمانہ میں سوائے اسلام کے ہر مذہب کا نابود ہو جانا بالکل صحیح اور حق ہے اور صحیح مرفوع احادیث سے ثابت ہے لیکن کیا اس آیت سے بھی اس مضمون کا استنباط ہو رہا ہے اور دوسری ضمیر کو حضرت عیسیٰؑ کی طرف راجع کر کے آیت کی وہ تفسیر کی جا سکتی ہے جس سے مضمون مذکورہ کا استفادہ ہو سکے یہ بات قابل تسلیم نہیں، صرف حضرت ابوہریرہؓ کا خیال اور رائے ہے کسی صحیح مرفوع حدیث میں مذکور نہیں اور نہ یہ تشریح درست ہے کیونکہ اس تفسیر پر تو صرف ان اہل کتاب کے مومن ہو جانے کی پیشن گوئی ہوگی جو نزول کے بعد حضرت عیسیٰؑ کے زمانہ میں ہوں گے حالانکہ اِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ کا لفظ عام ہے ہر زمانہ کے اہل کتاب کو شامل ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں جو اہل کتاب تھے اگر خصوصی طور پر ان کو مراد نہ بھی مانا جائے تب بھی عموم کے تحت تو وہ بھی آئیں گے کلام کا حقیقی اطلاق انہی لوگوں پر ہوتا ہے جو وقت کلام میں موجود ہوں اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ صرف وہی کتابی گروہ مراد ہو جو حضرت عیسیٰؑ کے نزول کے بعد ان کے زمانہ میں موجود ہو

اس سے معلوم ہوا کہ موتہٖ کی ضمیر حضرت عیسیٰؑ کی طرف راجع کرنا غلط ہے ہمارے اس قول کی تائید حضرت ابی بن کعب کی قرات سے بھی ہوتی ہے جس میں قَبْلَ مَوْتِهٖ کی جگہ قَبْلَ مَوْتِهِمْ آیا ہے (اس وقت تو ہِمْ کی ضمیر کا مرجع اہل کتاب ہی ہو گا۔ عیسیٰؑ کی طرف ضمیر راجع نہیں ہو سکے گی)۔

وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ﴿۱۵۹﴾ اور قیامت کے دن وہ (یعنی عیسیٰؑ یا محمد ﷺ) ان (مومنوں) کے گواہ ہوں گے کیونکہ اللہ اپنے بندوں کا شاہد ہے وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا اور انبیاء اپنی اپنی امتوں کے متعلق شہادت دیں گے اور رسول اللہ ﷺ ان سب کے گواہ ہوں گے۔